
LUCKNOW
1930
OUDHPUNCH

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے اور دوسرے اخباروں کی طرح مضمون کی طرح ٹھنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے ساتھی ہنسی کی تحریروں میں کوشش کرتے ہیں اور اودھ پنچ صرف اپنی لطافت مزاح اور متوکلات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ شرمائیے۔ نہ جھجکیے بلکہ دعا کیجئے کہ جس قدر بے نظیر افادات کی بہتات۔ سالے کی اصابت بیہودگی و رعایت تلخ نتیجہ نکات و بنیادی اصلاحات اخلاق و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے اخبار میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیئے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور ۵۰ برس سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجا جائے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر خریدیں ورنہ پھر آپ مدت مذکور کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز شاید ہی ملاقات۔ جب ہم ہر ایک مشہور کیا ہوگا تو پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان معرفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں نہ سب یا ناداری باتیں کا واسطہ دلا اخلاقی عیب ہے۔

(۶) یہ ترم کر نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ غپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ پرچہ کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کالی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے تقاضے پر بازار منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ پرچہ دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات کا خط فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً ایسا نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ جنگ طلبی اور دوستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جب جو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی رسید کا جواب لکھنا چاہیئے جس کی وہ اگلی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جو خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیئے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مصلحت کے خلاف ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی کے لئے ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۵ نمبر ۲

مضامین

ابت ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

کہنہ شاعر اور نیا سال

اودھ پنچ کی دعوت اور خناس کا مال

معلوم شد کہ اودھ پنچ و گردش زمانہ ہر گروہ کا فریقوں کی عادت میں بھی شامل ہے گزشتہ اور کر اجتناب معیار حضرت اشتی کو نئے خناس سمجھے جس میں بڑا اہال اکثر مل جاتا ہے۔ ایک بیاض ملی مگر کیڑوں کی چالی ہوئی۔ نصف سے کم کچھ کا جا اُلی جو کہ جو جہ خدا جانے کن صاحب نے سال کی رخصتی کا مرثیہ کہا ہے: بندہ یہ بھی نہیں جانتا کہ کبھی چھپا تھا یا اچھا ہے بہر کیف وہ نظم اچھا جس کا نتیجہ خوشی ہو وہ خوشی بڑی جس کا انجام غم ہو۔ ذکی درست بھل دیکھے اور حضرت مقدم کے سالِ نو سے یا مثنوی پہ اس مستزاد کو مقدم رکھیے۔ خدا کرے سال کا آغاز بخیر گھسے پٹے حالوں کی مراد یں بر آئیں اور اودھ پنچ کا بول بالا ہو۔ شاعر قدیم فرماتا ہے

ہے پیر چرخ حد کا دل اور بخیل ہے ۔۔۔ ہے دشمنوں کا دوست عدو کا کفیل ہے

ظالم و غدار و سفیہ و ذلیل ہے ۔۔۔ محتاج کا سرِ دل بیسوں کا نیل ہے

اس پیر زال سے تو بچے مسلم لاکھوں کو دیکھیے

جھک کر گیاں بنا قوموں کو دیکھیے

پانی طلب کرو تو وہ دے خونِ دل بہا ۔۔۔ انگور شناس گر تو بتا دے نگس کی نے

ساعت کے بدلے پنچ دے درد کیجیے ۔۔۔ شیخ و فقیر اس کا نہ ہو گا دغا نہ ہے

دھواں سوت کا ہے ذرا انتقام کا

پہنچا پیر ایک ہی ہے اپنے نام کا

بچوں سے دانش بکو نہ بڑوں سے سیل ہے ۔۔۔ جو مانگ ہو تو کا یہ دیہ و دلیل ہے

اور چینا جھانکنا تو اس کا کھیل ہے ۔۔۔ اس کے چھوڑ کو زمزا ہو تو جیل ہے

دل اور اس ایک رنگ ہے اس و معاش کا

شمس و قمر شغل ہے ہر وقت ناش کا

کوئی جاہ جنہ کیڑوں نے کھیتے اور دوسروں کے سمیٹنے کے لیے باقی نہ رکھے۔ جو صرف ناقل ہے وہ زندہ غائب شدہ و منہ جلد اور بیان کو کوئی بڑی بات نہیں مگر تحریف فی الحقیقت ناجائز ہے۔

وہ چرخ پیر رنگ بدلتا ہے دم بدم ۔۔۔ سینے میں غم کلیجے کو ملتا ہے دم بدم

آنکھوں سے اشک خون بن نکلتا ہے دم بدم ۔۔۔ دل کو تڑپ پہ کوئی چھلتا ہے دم بدم

بیٹھے جہاں دوست جدا ہے خوشحال تنگ ہے

فریاد اے گناہ پر تیر و تفنگ ہے

باقی نہیں زمانے کی چیزوں میں کچھ بھی ۔۔۔ تھی کی طرح صدا ہے محل کی بڑی ہے گت

ہے صرف دھوپ کو شہد کی سہ پہر ۔۔۔ سگریٹ شراب اور جوئے کی بڑھی ہے عادت

جو ہے وہ سینہ زوری پہ فحش و لطف ہے

الفت وہ کہاں جہل ہے نا اتفاق ہے

طلعت وہ عکس کی طرح کا دور ہے ۔۔۔ الماس کا ہجوم دوست کا جور ہے

صورت وہ بکس کے بدنے کا طور ہے ۔۔۔ احسان کا انعام ہے اور دعا سے غور ہے

رنگت اڑ گیا رخوں سے جھک ہے درد ہے

گرمی سے کچھ بڑھی ہوئی آہوں کی جو ہے

ہر سو ترقیوں پہ ہے اور انقلاب کا ۔۔۔ فتنہ بگڑ گیا ہے جہان خراب کا

پیری کا لطف ہے نہ مزا ہے شباب کا ۔۔۔ ہر دم دراز ہو گیا ہر شیخ و خضاب کا

جو جو وہ اپنے حال میں کیا خوب سو رہے

گو شہ کہاں کا ناز کہاں سے کیفیہ ہے

رکھی نہ وہ غائب۔ مگر کچھ سبحان اللہ!

الفصل سکے جو کہاں ایک کر ہر رستم ۔۔۔ سودے بھلے میں قطرہ کہاں جاتا ہے غم

خندہ کنان لعزازے سناتے ہیں رنج و غم ۔۔۔ پھرتے ہیں جا بجا گل کی جانب بلبل ہے کرم

مضمون نئے نئے ہیں لگے پتھر سے

جو خوب بچے بچھڑ سے ہیں اور پیارے پیارے

پھر شام غلام کی اے دل جھلک دکھا ۔۔۔ اے اہلِ شب غم مجھے سیدھی سڑک دکھا

اے بحر فکر جوش بھر رنگ دکھا ۔۔۔ اے لالہ زار نظم گلوں کی مہک دکھا

بزمِ سخن میں ہار ذرا کے سے کھل اٹھوں

بلبل بنا لبِ بہر کرے زمم کو توڑ لوں

اے قلب نامراد و حزیں سوگوار ہو ۔۔۔ اے برق آہ کوند کے گردوں کے پار ہو

ذرا اے اشک کا مریا گردوں میں یاد ہو ۔۔۔ اے نالۂ نیم چرخ پہ جا بے قرار ہو

اور کی ہے وفات کا غم جی کے دور کر

تعزیتیں بار پہنچ ہر گردوں ہہ شور کر

ہے ہے وہ بارہ کون ہیں بارہ بیٹھے ہیں ۔۔۔ لفظات گورے گورے ہلوری گلے تھے سیا

دیکھے نئے ہیں اپنے تراشے کسی نے ہیں ۔۔۔ کیا تارے سے پھول چن چن کر سمجھے ہیں

کلیاں مہک رہی تھیں کہ اک اور دیا

غنچہ ابھر کے کھلنے نہ پایا کہ سو گیا

وہ بچہ مرحلہ الگ ہو قصل کے مرت ۔۔۔ تاروں کی طرح تھے یہ دلی اور خوبصورت

لیکن وہ گل ہو سے کے گانا کہ گرفت ۔۔۔ کس ہیر کے بچھڑے تھے کس بیاں کے ذریعہ

افسوس آ کے دیکھیے تو اجڑا ہو گئے

جیتیں جہاں کے یہی ہے مجھے کہ مر گئے

پہلے تو جنوری سے ملی آن کر قضا | گرتے ہی ذبح ہو گیا اٹھنے نہ پایا!
رکھا ابھی وہ چاک نہ سمٹا تھا | جنوری سی جان چڑھ آئی وہ سینا

کیا شاد رہتا وہ جو شادی کے بیاہ بیل کے
امّو کو چڑھ آئی کیا جیب سے نکل کے

پھر فروری کو آ کے دبا یا ہے کرو فر | پھر مارچ کو ہیبت سے کے جار اڑا پھٹا سر
اپریل کی قرارداد کے ہاتھ سے آئی خبر | بچنے بہ لوٹ پوٹ گئے لبی بیگ خر

مے کر خیال ہار کے گفت سے نکل گئی
جلتی کی طرح سے جون کو بجلی سے جل گئی

جولائی کو کچھ کے چھولائی کھا گئی | غلہ کیا اگست کو جب وہ ہلا گئی
ہیں بھائیوں کا جھگڑا ستمبر کو پا گئی | بسکٹ کی طرح پاؤ منٹ میں چبا گئی

شہدا ہار اس طرح سے کہ سب ساتھ گر گئے
مرغی کے بچے بلی کے پنجے میں پڑ گئے

اکتوبر آ پھنسا تو اسے بھی ہڑپ کیا | چینا کیا وہ لاکھ مگر کچھ نہ بس چلا
نو جا کھسا تو خون پیا پیٹ کو بھرا | پھر چکھ گئی پلٹ کے دسمبر کو بے حیا

دو دو کیا جو پھر تو دسمبر کی جان لی
شیطنی حرام خوری نے خوب ٹھان لی

جب بارہ پاٹ ہو گئے بچارہ ماہ آہ | دیکھا سے باپ ماں کا ہوا گھر تباہ آہ
چلتے تھے پر رہ بھائی نہ رہی تھی ماں آہ | ہم ساتھ اٹھتے بیٹھتے کرتے تھے آہ آہ

آ ہائے ہمدری سب کے بیجان کرتے تھے
بادل کی طرح ساتوں فلک ہل کے روتے تھے

ساری کمائی لٹ گئی جب ایک سال کی | کیا صدمہ تھی فراق میں رنج و ملال کی
یاروں طرف تلاش کیا دیکھ بھال کی | ڈھونڈی ملا نہ کسی پہ سنگال کی

کالا تو اپنے رو رو کے بسر رو کے رات کی
کشتی کی طرح تھی لذت حیات کی

تھا ان کے پیارے باپ کو بھی صدمہ عظیم | حالت دلیکہ اور گیتی کی تھی سقیم
سو رو کے بین کرتی تھی جسم و سال نیم | تھا دل جو پھر اٹھ جڑا نکلی تھی اس سے دیم

ملی خست حالت سخت کھی اپنے گھر بار کی تھیں
اور شیخ سنہ بخون کے سہرے کی لڑیاں تھیں

کشتی تھی بار بلد کی بیداد کو مر گئے | اے ہیں جہاں کے راج رہا دوکر مر گئے
اے یار دو گمان کے سہارے دکھ مر گئے | اے میرے اس تیں کے ستارہ دکھ مر گئے

دنیا نظروں میں کالی ہوا اندھیر کر گئے
اے میرے گورہ چشم تم افسوس مر گئے

کیا ایک سال کے لیے آئے تھے تم یہاں | جو تم تھا نکالی تھی جو آ گئی خزاں
ہم کے بچنے ہمیں کیا ہائے میری جاں | قربان شد صدقے تصدق فدا ہے ماں

ہر بار مجھکو کرنے کی دل میں سما گئی

اے میرے پیارے کس کی نظر تم کو کھا گئی
آ گئے کپڑے پھاڑ کے عجب نہیں کہ ترکی ہندوستان کا دیکھ کر کپڑے بھی
عدم آباد کے دروازے پہ پہنچ گئے ہوں۔ ہم کو اتنا بھی تو معلوم نہیں لہٰذا
ضرورت ہے کہ ہمارا آخری بند اپنی طرف سے بھی گرم کے سال نو کا
خیر مقدم فرمائیں۔

لیں اے نظر سب کو بنایا ہے پیارا جام | مصنوعی آنسوؤں پہ نہ کر غم تو کام
دنیا کے واسطے ساقی سنگ جام | پیا ترض کی ہو ہیئت کو تفصیل میں جوش دم

آیا ہے اودھ سال قطعوں نیک چاہیے
اک پیکی اور شراب کا تم ایک چاہیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۰۱۲ سنہ ۱۹۳۰ء
بعدالت جناب مرزا اسلم تجمل صاحب بہادر سکنہ الہ آباد ایڈیشنل جج ضلع لکھنؤ

چوہل کشور | مہاراجہ ملکہ جیرالی ہوم دستگی ساکن دستگی فوڈ شہر لکھنؤ | مدعی
پیش نہ ہونا

بنام

مدعا علیہ
لیسا دری لال
بیسادری لال ولد گیا دینی بر ہمن ساکن موضع پور سیاپر گنہ نگوہاں تحصیل موہن لال گنج
(۱) ضلع لکھنؤ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۲۱/۳۲ روپیہ کے رجوع کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ فروری ۱۹۳۰ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے آگاہ ہو حاضر عدالت کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب دے سکے سوالات کا آ کر حاضر ہو اور جواب دعوی مذکور کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہوئی ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جواب دعوے کی تائید میں جملہ گواہوں کو حاضر کرو اور جن دستاویزات پر تم کو استدلال کرنا چاہتے ہو ان کو بھی اسی وقت پیش کرو۔
مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
آج بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری ۱۹۳۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

اوورسٹ فراتی اور
منصرم

وقت حاضری دفتر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

مسلمان کا رمضان نمبر

ہم نے حسبِ سابق ماہ صیام پر فیصلہ کیا ہے کہ مسلمان کا رمضان نمبر شائع کیا جائے آپ کو معلوم ہے کہ طالع ہو رہا ہے۔ یا نمبر گرانقدر تعداد میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔ آپ حضرات جو ہمدرد اور دوست ہیں ان کو بھی مطلع کر دیں۔ آج ہی ان کے متعلق ہم کو لکھ کر بھیج دیں۔

خاکسار منیجر مسلمان لاہور

ہم عالم خیال میں آزاد ہو گئے — پھر یاں جگر پہ چلتی [illegible] ہو گئے
[illegible] — [illegible]

[illegible] کو خواب میں آئی نظر یہ بات
ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات

ساقی سے [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]
[illegible] کی جس [illegible]

[illegible] — [illegible]
آغاز سال [illegible] — [illegible]

گر خواب میں [illegible] ہے
[illegible] کیا مجال ہے

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

دنیا میں [illegible] حصول ہے
[illegible] قبول ہے

[illegible]

سوگوار سال ماضی

کسانوں کا سال نو

(۱) تمہید

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

(۲) تقابل از سرمایہ دار

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

(۳) احترام

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

(۴) ایضاً

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible]

(۵) [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

(۶) [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

(۷) [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

(۸) [illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سال نو

اردو زبان اور علم ادب

(انجمن اردو [illegible] کی [illegible])

[illegible]

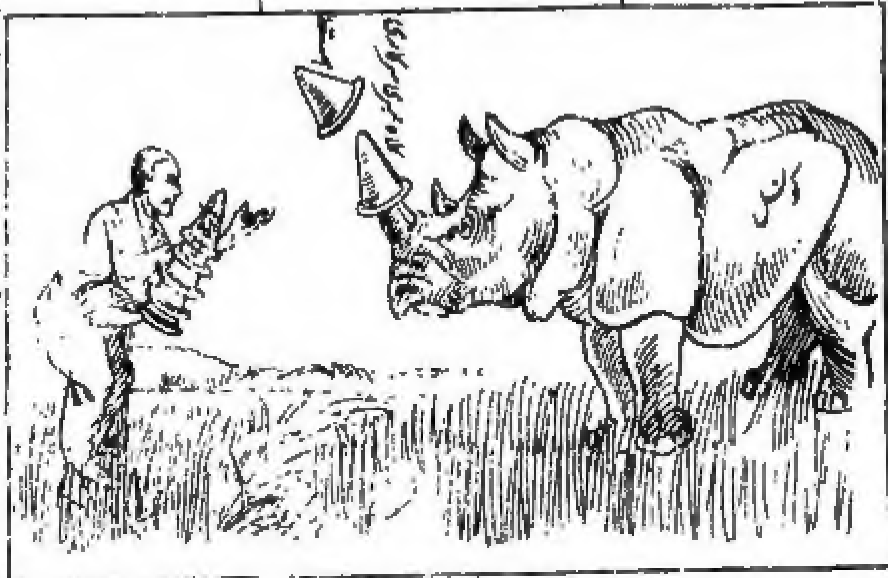
دیا ہی کاردیا۔ نیا گرا کی آبشار اسے روک کے
چل جل مرتی ہوئی دائے تیل کا دریا ہے دیکھے تو تیرہ
کھول کے رہ جائے۔ فرہاد کی جوئے شیر اسکے آگے ماند
کیا کرتا ہو۔ اے خاور کس طرح چل گیا سے
نزدہ ہو رہک۔ کیا ہوا کہ علم خورد فرزاکو
تماشا ہے کہ ہم نے اس سے پانسا ہے ماہ کو
لیلی اور ان کی بڑی اور سچ ہند کی ڈھیری سے کمر کے
تھیں یا مسدود اکثر ایسا اتفاق ہوتا کہ بڑی تو زندہ
آدمی کے انار ہند کی طرح ڈھیلی ہو کے لٹک جاتی
اور دودھ بہنے لگتا اگر خدا بخشے تمہاری بھابھی ہر وقت
دیکھ بھال
رکھتی تھیں
جب تک وہ
زندہ رہیں
تھن کی پولی
کرتی رہیں۔
وحشت کو
سدھاریں
میں جو تھیں
تو تھن کا چمچا
زرہ کا کمروں
کو آنسو دو کا
چھانے لگا
ایک شب
غفلت کے
جلتیں بند ہی ہو ہست۔ دودھ کی سرنت میں طغیانی
جو آئی ہے تو بنگ بن گئی گئی۔ تو کہ تھن تو کہئے کیا
ہیں کہ بکری اپنے دودھ میں آپ ہی غوطے کھا تی
ڈبکیاں لیتی ہے جب تک پھر نا کمری نکالا تو اس
کا خا جو تھن تھیں ہیں کی دردناک آواز آئی اور
بکری بیچاری دودھ سے غسل لیکر کے جنت کی پری بنا
روپ چڑھنے روانہ ہو گئی۔ الغرض اب وہ مکان تو
کھیت ہو گیا ہے گیہوں بوئے جاتے ہیں مگر واللہ
ان گیہوں کے آٹے کی ٹکیا پکا کر روغنی ٹکیا بکتی
ہے گھی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

صاحب بہادر کی اُردو فرنی زندگی کا چھا بچھا کی
ختم ہو گئی جب اُنھوں نے زبان طرفِ بپاری کرنے
کے بے شک ہوتے ہی انگریزی وطن کے دیا ہوا
ہے۔ اب جو اُردو کی ترقی میں تھوڑی بہت د
کی جاتی ہے وہ لوگ اُسے دودھ کی سینچی ہوئی زمین اور
اسکی گندی پیداوار کو روغنی ٹکیا بکنے میں حیثیت
ہیں وہ لوگ جو اُردو کی خبر لیتے ہیں ہم یہ کیا
کر سکی اسکیا کر رہی ہے۔
اس کتاب کے مؤلف نے ایک مختصر اور مفید مطلب
تذکرہ کار نامہ اسے اُردو کا چھپا ہے۔ یہ انڈو مل
ناقص ہے مگر عجیب ہے۔ نقص کی وجہ سے دو ہی کہ تاہ
نہیں۔ بلکہ وہ بے ضابطگی اور غفلت ہے جس کا
برتاؤ اہلِ وطن اور اہلِ زبان کی جانب سے حیثیت
ہوتا رہا۔ ہزاروں تصنیفیں پیدا ہوئیں اور بیخ کے
بلبلوں کی طرح اُبھر کے سطح سے کھیلتی فنا ہو گئیں
پھر بھلا معدوم چیزوں کی فہرست کیونکر مرتب ہو تی
اُردو تصانیفِ علم و فن کی جو فہرست نہایت جدوجہد
سے تیار ہوئی ہے خدا شاہد ہے کہ بس شکر کرنا ہے
ماشاءاللہ بہت کتاب نہیں روشنی لکھا ہے۔
قیمت اس کا حال معلوم نہیں۔ یہ مسئلہ وہ رسائی کا کام ہے

اگر آزاد سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ چھپائی لکھائی کی
وہ تمام خوبیاں اس میں موجود ہیں جو کتاب کو خوشنما
بناتی ہیں۔
اس کتاب میں ماہواری رسائل نے جو مستقل
کتابیں سلسلہ وار مختلف علوم و فنون پر شائع کیں
وہ مذکور نہیں۔ حالانکہ ان رسائل ماہوار کی سعی بھی
اُردو کی علمی ترقی کی شریک غالب ہے۔ سنہ ۱۹۰۰ء
میں کتب افلاطون کا سلسلہ وار ترجمہ حیدرآباد
اُردو میں شائع ہوا۔ اس ماہوار رسالہ کا نام مخزن
تھا اور ڈاکٹر مرزا محمد ہادی بی اے پی ایچ ڈی کی
زیرنگرانی
زیر تحقیق کتاب
دیکھنے کے بعد
بے تأمل بنا
دوسری جگہ
...
اگر دیکھا یہ
بہ کیا کر سب
تیسرے ساتھ
سد و بارے
سال کا
غفلت تھا جس
ستائش ہے
سو
گر قبول افتد
زہے عز و شرف ہے گو کہ زیادہ تر کمی تاخلف۔
امید ہے کہ یہ ترقی کی فہرست آتی تو اس چمن میں
اُن پھولوں کا ذکر خیر بھی کر دیا جائے گا جو سے
سربستہ و غنچہ گردد شگفت و بے ثبت
کی اور اعجاز میں گرد سے بجد ہو گئے۔ فقط

مسیحائے زماں

یہ ماہوار اردو علمی رسالہ گرچہ بیس سال کے آغاز
میں ملا ہے۔ اردو ریاست راجپوتانہ سے شائع ہوتا ہے



شاباش شاباش۔ اچھال سے
"دوست یہ ٹوپی کیونکر اچھالوں۔ یہ تو خود ہی اُچھل رہی ہے"



گول میز اور سیفوری خوراک

"دشنا صاحب ابھی ایک انچ کی کسر ہے"


کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

بعض باتیں ایسی ضرور لکھ گئے ہیں جن سے زیر بحث دکھنی خاص عضر کر دماغ کر [illegible] ذہنی بیماریوں کی حکمت کر یوں قرو بنا تے ہیں۔

دہ مثل انگوٹھے جو کر بیچ پر جاوے پھر چند مس [illegible] ہیں حضرت بنا [illegible] اتنا ہی پڑھتا ہے [illegible] کر کے ہی اسکی درد مشق کرتا ہے [illegible] ہوا ہے۔ [illegible] کا شعر [illegible] ہو گا

مضمون بھرا ایسے ہی افادات سے مشتمل ہے۔ ایک تھے آغا۔ مسافرت کی حالت میں بعض مسافروں کو کپڑے پھٹ جانے پر سینے پرونے پیوند لگانے، تو کرنے کی اکثر مصیبت جھیلنی پڑتی ہے۔ آغا صاحب میں دھاگا پرونے کا فلسفہ حل کر رہے تھے مگر دھاگے میں جو سوئی تھے وہ ناکے میں اٹک جاتے تھے سر ناکے کے منہ تک [illegible] اور رضا ہے جیسے کی طرح جھک کے ناکے چوک گیا۔ اس وصل نا کام کا تماشا ہشیاری کر گیا تھی کاس کے جنس کے کہا یہ تماشا

ہل دل کے گرد اکرد
سب لگ کے کرد اکرد

آغا نے سوئی اور دھاگے کی مشکل ہشیاری کا حسن تدبیر سے حل کر لی یہ کہ جہاں گرد نمود ہو وہاں جیب تدبیر کارگر ہوگی اتفاقاً ایک گلی تنگ تھی جگہ پیچھے سے چکلا تھا۔ گاڑی بان تھا اتفاق گلی کو پار کرنے کے بعد گلی تنگ پڑی کہ دو بر دھا چکوا جوڑا پڑا اور ہونے لگی وہی کشمکش جو دھاگے نو سوئی کے ناکے میں آغا نے دیکھی تھی۔ پھر نسخہ عشرت کی کا جتایا اپنا ہے تجا ہوا نسخہ یاد آیا [illegible]

یا باپ لگاؤ۔ لب سے

ہل ملو کے کرد اکرد — لب لگا کر کرد اکرد

اس تین بیس سالہ عالی تدبیر ہے اس تدبیر کا دیا بھی چل سکتا ہے جو سمجھائے زمان نے ذیلے عضو خاص کو الفرض بنانے کے واسطے تجویز فرمائی ہے ناک نیلی ہو تو خوب دھو کر کے اور بانسل کے چولہے سے رگڑے ہر رگڑا گھستے ہو گستاخ کے چھوڑیں کی

طرز قلم ایسی جدید ہی بعد میں الف یا طرز کتاب سے شہیر ہو جائے گی بشرطیکہ باقی رہ جائے۔ دیا عضو خاص اور خصوص تو اس تدبیر کے جلوس [illegible] ٹیڑھی ہونے کے بعد کا انجکشن اور کاہ ہو نے کے بعد اصل کا لا سے

دارو وگر فسز اندہ باقی
مرتی کلہ اپستانہ باقی

(ترجمہ) یہی ہے اسلا فرق کچھ دلی اور لکھنؤ اب چند دنی نہیں معلوم کیا جاتا ہے اسلام کے بالا ایسے ہیں جنہ و مستقبل ہو جکی۔ اور جو حدت دہی کہیے وہ دوست میں جیونٹی نے حضرت سلیمان کے لشکر سے کہا تھا اور یہ کہ مڈی کی ٹانگ ڈالی اور کہا۔ اے حضرت اس کو لشکری بنائے کے ایک ٹڈی کی ٹانگ دکھائے سب کو کے گوشت آمادی ہے۔ جیونٹی نے جواب دیا ان فالکم الحمد لہ [illegible] ایا رو ہو تی ہے سی ہے تھوڑا وکھائی ہے ؟

حضرت مضمون نگار کے تمام ارشادات صفا ہے اور ہتقرار ہے جتنی ہیں اور دیکھئے کیسی گرکی بات بتائی ہے اندازی اور کے شعر پر صاد کرتے ہیں سے

حضرت ذوق نے دیا کیا ؟
کر مجھ کو دل کے بجھتا یا

آپ بھی فرماتے ہیں کہ حضرت نجنا لگستا اور آ کا ہے اتنی ہی جھنا ہے تھا اعضو اگر گھس لیا گیا تو اور دکا ضرور پڑھ جاتے گا بس جو کام تم اپنے اعضا دو جانچ سے لیتے ہو اور دو کے اعضا سے لینا شروع ہوا تی اعضائے جیری بن جائے تو کوئی عیب نہیں مطلب ہر حال [illegible] اور ثواب سے ہے۔ اسپیکر اپنے حلق سے کام نہ لے کے تو یا شتہ ہے کیا کم ہے کہ اور کا حلق رکھی درد ہو گا گھس گھس کے بڑھنے کا فلسفہ بھی کیا خیر شکستہ گر دو اور شاعر کہتا ہے سے

کون کہتا ہو کہ بجھے سے جیاتی ہوگیا
حرماشق جو کرا تھا اب کرائی ہوگیا

الغرض یہ علمی افادات کا مجموعہ حکیم قاضی سید [illegible] صاحب کے زیر اہتمام مذکور [illegible] طبع ہوتا ہے وورد پیہ سالانہ اس کی قیمت ہے [illegible]

تر انشر چاروں نمبرایک ہی تیل بیچ ہیں کہا گیا ہے پیچھے کھڑے ہیں۔ کھانی چھپائی متوسط ہے۔ سبز ڈیسک پابکل بیکار چیز ہو۔ دل لیجیے۔ کام کی بات مل جائے تو نفع اٹھائیے ورنہ حفظ بہنسانے کا فائدہ ور ساتھ ہی جو تعلیم ہے کہا اسکا ہم ذمہ لیتے ہیں۔ پیجیدہ اسکی پڑا دیکھیے گا کہ علمی اصطلاحات یا طبی مشکلیں اس سے حل ہو جائیں گی یا دری کتب کے مشکل مطالب ایسے حاصل سے سمجھ میں آنے لگیں گے۔ ان طالبان طب کو اگر سستی دواؤں کا تھیلا تیل ہیں دیا کے دو اپنے بیچا اور تجربہ نہیں کی طرح جالم سا نڈ سے کے تیل کی بجا کر جو طبیب اشتہار کی بھیک بانگیں جن کا یہ شاعر نے یوں کھینچا ہے۔ اور پکارتے پھرتے تیل جالم سانڈے کا درد کی دوا لیجی کی دوا ہو جائے گی [illegible] دوری یہن کے پاؤں میں وہ گھنگرو چھن چھن

چھپکلی نقل ہیں۔ تو میں مری ہے [illegible]

[illegible] ساتھ لگیا
دو [illegible] کر ہوگئی [illegible]
سرپہ کشتی تول دی یا لگیا۔ سب بیا وہ تھنہ
نیلی لنگی پا گھنگرو سے اور یکی عجب ڈھنگ
ہاتھ گلے میں سانپ کی گرہ یہ کا ہے ورنگ
بیچتا کی تھیلی ہاتھ کے پیچھے وہ ننگ دھڑنگ
بیچی ہے دھوکا ہوا اٹھا تھا زن کا
اہل ڈرنے پر سے تیل بڑا انا چراغ کا
خانے پہ جھلی اس سیاہ شیشے بے مثال
کہ تفصیل سنانا ہوں ان کا بھی سب کو حال
سانڈے کا تیل شیر کی چربی سور کے بال
ماہی کے کانٹے بوم کا دل بھیڑیے کی کھال
ہر چیز انکے پاس بہت اور تھوڑی تھی
کت سیاہ سنگی تھی اور جتا وہ دی تھی
وہ چیزیں جکی دید سے ہو جائے عقل گم
جو طبیب لوگ نہ ان میں سے کوئی تم
سنکھ کے دانت تیل کے ناخن گدھے کے سم
کھیرے کے بیج اڑ کی بوڑی گر کی دم
کہ [illegible] بتاتے ہو تباہی کے
وہ چارہ سو کے [illegible]

لی اور ہو گی نہ وہ بھلا باتیں یا مجرب نسخے جن کا
پتا ہے ادھر ادھر سے گورنمنٹ تفتیش [illegible] ہے
نسخوں اور دواؤں پر۔

واقف

مراسلہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

چاہ و آب چاہ کا معاملہ

ایک [illegible] نے کنواں کسی دوسرے کے
ہاتھ بیچ ڈالا [illegible] خریدار [illegible]
پانی سب اب [illegible] ہے۔ اس نے [illegible] پہنچنے کا
[illegible] نے فرمائش کی [illegible]
[illegible] نے کنواں بیچا ہے۔ پانی [illegible]
[illegible] پانی کے مالک نہیں [illegible]
آخر پانی [illegible] کے بعد قاضی کی کچہری پہنچے
قاضی [illegible] تیار تھا۔ [illegible] چالاکی کو سمجھا اور
[illegible] فیصلہ [illegible] کنواں بیچا
پانی کا ذکر [illegible] نہیں۔ لیکن [illegible]
[illegible] اپنا پانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
نکال لے جائے [illegible]
[illegible]

گورنر جنرل [illegible] حکومت ہند اور [illegible]

فیصلہ کرنے کے [illegible] قاضی [illegible]
[illegible] فیصلہ کرے کہ حکومت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھ [illegible] پانی [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
قاضی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

یک نہ شد دو شد

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

[illegible] آنکھوں میں [illegible] ضعیفی پیدا کرنے کی [illegible] حاصل [illegible] بلا سے [illegible] کو [illegible] کتاب میں [illegible] گئی ہیں [illegible] کتاب [illegible] ہر شخص [illegible] حاصل کر سکتے ہیں [illegible] فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکہ سنچارن کمپنی متھرا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] اشتہاری [illegible] دوسرے [illegible] کے [illegible] ہاتھوں [illegible] کی کارگزاری [illegible] صحت حاصل [illegible] تجربہ کار اور حاذق اطبا کے [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو [illegible] دواخانہ [illegible] کی فہرست [illegible] کو بھی نفع ہو جائے [illegible] رہتی ہے۔

منیجر دواخانہ معدن الادویہ [illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۹ء

(۱) اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے [illegible] اعلیٰ اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ [illegible] میں [illegible] کے قابل قیمت فی جلد [illegible]

(۲) ۱۹۲۹ء کی چند [illegible] جولائی ۱۹۳۰ء لغایت دسمبر ۱۹۳۰ء برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں
قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

(۳) جلد [illegible] کے [illegible] نمبر [illegible] کے بہترین نمونہ موجود ہیں [illegible] مضامین [illegible] کو جلد طلب فرمانا چاہیے قیمت علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

کمزور دوات لے کر جلد بیٹھ جائیے ورنہ پچھتایئے گا

ایک کارڈ لکھ کر [illegible] بیماریوں کو [illegible] سالہ [illegible] ایک رسالہ [illegible] خوراک [illegible] کس طرح [illegible] آپ [illegible] سکیں گے۔ اور کس طرح آپ کی [illegible] کس طرح آپ خوش رہیں گے۔

بس [illegible] ایک [illegible]
[illegible] جام نگر کاٹھیاوار

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible] کمیشن [illegible] کیا جائے گا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید [illegible] صاحب [illegible] لکھنوی کا [illegible] ظرافت [illegible] قیمت فی جلد [illegible] منگا [illegible] آرڈر [illegible]

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] میں گرو گائی

اور

ایک گراموفون کی طرح عورتوں کے محفوظات کھلے بلکہ گلے سے جلد حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا دیے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن خالی ہو چکے لطف یہ ہے کہ آج تک اصول موسیقی کے جو علمی ہیں

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اس کتاب سے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صد ہا استادان فن کی کاوش اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صد ہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں اور کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت اور احتیاط سے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں ہر طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہے ایک معمولی ارگن یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نادر بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے کمال کر دیا صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نادر اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ